ہدیہ بیگم محمد حنیف ندوی

۴۰

أحادیثِ قدسیہ

انتخاب

الدکتور عزالدین ابراھیم حفظہ اللہ

بی اے قاہرہ - پی ایچ ڈی لندن

کلچرل ایڈوائزر، صدر متحدہ عرب امارات

ترجمہ

محمود احمد غضنفر

مرکز الدعوة الاسلامیة

لاہور ۝ پاکستان

۲/۱۰۰

الطبعة الأولی ۱۹۸۳م

نام کتاب احادیث قدسیّہ
انتخاب ڈاکٹر عزالدین ابراہیم حفظہ اللہ
ترجمہ : محمود احمد غضنفر
کتابت : عبد الرشید قمر
ناشر : مرکز الدعوۃ الاسلامیہ لاہور پاکستان
طابع : نشار آرٹ پریس، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

احادیثِ قدسیہ کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔ اِن احادیث کا انتخاب محترم جناب **ڈاکٹر عزّالدّین ابراہیم** صاحب نے بڑی باریک بینی سے کیا۔ اِس کتاب میں چونتیس احادیث ایسی ہیں، جن کی صحت پر امام بُخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام مُسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا اِتفاق ہے اور صِرف چھ احادیث ایسی ہیں جو دیگر کُتبِ صِحاح سے اخذ کی گئی ہیں۔

اِس اعتبار سے احادیثِ قدسیہ کا یہ مجموعہ صحیح ترین اور مُستند ہے، قبل ازیں ڈاکٹر صاحب موصُوف اور اُن کے رفیقِ کار محترم جناب عبدالودُود صاحب نے اِس مجموعہ کا

انگلش زبان میں بڑی محنت سے ترجمہ کیا اور پھر اپنی نگرانی میں اعلیٰ معیار پر اس کی طباعت کا اہتمام کیا، جب میں نے احادیث قدسیہ کا یہ معیاری نسخہ دیکھا، تو دل میں شوق پیدا ہوا کہ اس کا اُردو ترجمہ کر کے عمدہ انداز میں طبع کرایا جائے، تاکہ اُردو دان طبقہ بھی ان احادیث کے مطالعہ سے اپنے قلوب کو منور کر سکے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کی تیاری میں محنت کی گئی ہے اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئینِ کرام بندۂ عاجز کو اس سے مطلع فرمادیں، انشاء اللہ ہر قاری کے مفید مشورے کو بنظرِ استحسان دیکھا جائے گا۔

اِس کتاب کی تزئین اور عمدہ طباعت میں برادرِ محترم جناب عبدالرشید قمر صاحب کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا اَحْسَنَ الْجَزَآءِ۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہماری نیت میں اخلاص پیدا فرمائے اور حدیث کی اِس خدمت کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

مَحْمُوْد اَحْمَد غَضَنْفَر
مدیر جامعة الفیصل الاسلامیة
بند روڈ، لاہور، پاکستان

Marfat.com

الدکتور عزالدین ابراہیم حفظہ اللہ

ڈاکٹر عزالدین ابراہیم حفظہ اللہ ۱۹۲۸ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ یونیورسٹی سے بی اے کیا اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی، بعدازاں قطر، لیبیا اور شام کے مختلف تعلیمی اداروں میں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۷ء کو ریاض یونیورسٹی میں عربی ادب کے پروفیسر مقرر ہوئے، موصوف کو تقریباً بیس نصابی کتابوں کے مصنف ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس وقت کلچرل ایڈوائزر برائے صدر متحدہ عرب امارات کے اہم عہدے پر فائز ہیں۔ صحیح احادیث کا انتخاب اور اُن کا انگلش زبان میں ترجمہ اور پھر خوبصورت انداز میں زیورِ طباعت سے آراستہ کرکے قارئین کے سامنے پیش کرنا آپ کا محبوب ترین شغلہ ہے۔

احادیثِ قدسیہ کا انتخاب موصوف کا بہترین کارنامہ ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کارِ خیر کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

——(ادارہ)——

Marfat.com

الحدیث القدسی

هُوَمِنْ حَیْثُ الْمَعْنیٰ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالیٰ، وَ
مِنْ حَیْثُ اللَّفْظِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،
فَھُوَمَا أَخْبَرَاللّٰہُ تَعَالیٰ بِہٖ نَبِیَّہٗ بِإِلْھَامٍ أَوْبِالْمَنَامِ،
فَأَخْبَرَعَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ ذٰلِکَ بِعِبَارَۃِ نَفْسِہٖ
فَالْقُرْاٰنُ مُفَضَّلٌ عَلَیْہِ لِأَنَّ لَفْظَہٗ مُنَزَّلٌ اَیْضًا۔

حدیثِ قدسی کے معانی اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ کی جانب سے ہوتے ہیں اور الفاظ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف سے ——— یعنی حدیثِ قُدسی اسے کہتے ہیں۔ جس کی خبر اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے اپنے نبی علیہ السّلام کو الہام یا خواب کے ذریعہ دی ہو اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہو لیکن قرآن مجید کو حدیثِ قدسی پر فضیلت حاصل ہے اس لیے کہ قرآن مجید کے الفاظ بھی اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔

Marfat.com

حدیث ①

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
لَمَّا قَضَى اللّٰہُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِیْ
كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَهُوَ مَوْضُوْعٌ
عِنْدَهٗ؛ إِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ"

رواہ مسلم (وكذلك البخاريُّ والنسائيُّ وابنُ ماجة)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے؛
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛
"جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا، تو اپنی کتاب میں اپنے بارہ میں یہ لکھ لیا اور وہ لکھا ہوا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس موجود ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی"۔ (بحوالہ مسلم، بخاری، النسائی، ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث ۲

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: کَذَّبَنِی ابْنُ آدَمَ، وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِی وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَکْذِیْبُہٗ إِیَّایَ، فَقَوْلُہٗ، لَنْ یُعِیْدَنِی کَمَا بَدَأَنِی، وَلَیْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ إِعَادَتِهٖ۔ وَأَمَّا شَتْمُہٗ إِیَّايَ، فَقَوْلُہٗ: إِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لِی کُفُوًا أَحَدٌ"

رواہ البخاری (وکذلك النسائی)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ : ابنِ آدم نے مجھے جھٹلایا ہے اور یہ اس کے لیے مناسب نہ تھا۔ ابنِ آدم نے مجھے گالی دی اور یہ اس کے لیے مناسب نہ تھا۔ رہا اس کا مجھے جھٹلانا، تو اس کا یہ کہنا ہے کہ : اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز دوبارہ نہیں لوٹائے گا جیسا کہ اس نے میری ابتدا کی۔ حالانکہ پہلے پیدا کرنا، دوبارہ لوٹانے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ: اس نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے۔ اور میں اکیلا بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔ (بحوالہ بخاری ونسائی)

حدیث ۳

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ، عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ

Marfat.com

فَقَالَ لَهُمْ : هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ : مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي، مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ".

رواه البخاري (وكذلك مالك والنسائي)

زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ : رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حُدیبیّہ کے مقام پر صُبح کی نماز پڑھائی ۔ بارش ہونے کے بعد جو اُسی رات نازِل ہُوئی تھی ۔ جب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو لوگوں کی طرف متوجّہ ہُوئے آپ نے لوگوں سے فرمایا؛ کیا تُم جانتے ہو کہ تمھارے پروردگار نے

کیا ارشاد فرمایا ہے ؟ تمام نے عرض کیا کہ : اللہ اور اُس کا رسُولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں ! فرمایا : میرے بندوں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وُہ صُبح اِس حالت میں کرتے ہیں کہ مجھ پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں اور کسی دُوسری چیز کے مُنکر جس نے یہ کہا کہ : اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمیں بارش نصِیب ہُوئی، تو وُہ مجھ پر ایمان لانے والا ــــ اور ستاروں کے تصرّف کا اِنکار کرنے والا ٹھہرا۔ اور جس نے کہا کہ ہمیں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نصِیب ہُوئی ہے، تو وُہ میرا انکار کرنے والا ــــ اور ستارے کے تصرّف پر ایمان لانے والا ٹھہرا۔ (بحوالہ بخاری، مؤطا امام مالک، نسائی)

حدیث (۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

"قَالَ اللّٰهُ : يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَ أَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ."

Marfat.com

رواه البخاري (وكذلك مسلم)

روایت کی گئی

ابُوہُریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابنائے آدم زمانے کو گالی دیتے ہیں اور حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، میرے قبضے میں رات دن ہیں۔

(بحوالہ بخاری، مسلم)

حدیث ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

"قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ".

رواه مسلم (وكذلك ابن ماجه)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: مَیں تمام شرکاء کی شراکت سے مستغنی اور بے نیاز ہوں، جس نے بھی کوئی کام کیا اور اس میں میرے غیر کو شریک کیا، تو مَیں نے اُسے اور اُس کے شرک کو چھوڑ دیا۔ (بحوالہ مسلم و ابن ماجہ)

حدیث (٦)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَقُوْلُ:

إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ یُقْضَی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَأُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اُسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ یُقَالَ: جَرِیْءٌ، فَقَدْ قِیْلَ. ثُمَّ

Marfat.com

أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلىٰ وَجْهِهِ حَتّٰى
أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ
نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ
فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ
وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ
وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ
وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ، لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ
فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ، فَسُحِبَ
عَلىٰ وَجْهِهِ، حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ.
وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ
مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ
بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا
قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا
تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ
فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ،

Marfat.com

قَالَ : كَذَبْتَ ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : هُوَ جَوَادٌ ، فَقَدْ قِيْلَ ، ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ "

رواہ مسلم (وکذلک الترمذی والنسائی)

(۱) اَبُوْہُرَیْرَۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ : " روزِ قیامت ، لوگوں میں سے سب سے پہلے جس کے خلاف فیصلہ سنایا جائیگا ، وہ شخص ہوگا ، جسے دُنیا میں شہید کیا گیا ، اسے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دِلائیں گے ، تو وہ اِن نعمتوں کا اعتراف کریگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ تُو نے اِن نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا کام سر انجام دیا ، تو وہ کہے گا کہ : میں نے تیرے لیے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : تُو نے جھوٹ بولا ؛ تُو نے تو جنگ محض اس لیے کی تھی کہ تجھے بہادر

کہا جائے، تو وُہ کہدیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اُسے مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا، یہاں تک کہ اُسے جہنّم میں پھینک دیا جائیگا اور دُوسرے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور تعلیم دی اور قرآن مجید پڑھا۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، تو وُہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تُو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہُوئے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟ تو وُہ کہے گا کہ میں نے علم حاصل کیا، لوگوں کو تعلیم دی، تیرے لیے قرآن مجید پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تُو نے جھُوٹ بولا، تُو نے تو علم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالِم کہا جائے، تو یہ کہدیا گیا، پھر اس کے بارے میں حُکم دیا جائے گا اور اُسے مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنّم میں پھینک دیا جائے گا اور تیسرا وُہ شخص اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا، جسے اللہ تعالیٰ نے فراوانی عطا کی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے اور وُہ اُن نعمتوں کا اعتراف کرے گا، تو اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائیں گے، تُو نے اِن نعمتوں کے ہوتے ہُوئے کیا کارنامہ

Marfat.com

سرانجام دیا؟ تو وہ کہے گا: خدایا! میں نے کوئی ایسی راہ نہیں چھوڑی، جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تُو نے جھوٹ بولا؛ تُو نے تو یہ اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو یہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر اسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ (بحوالہ مُسلم، ترمذی، نسائی)

حدیث (۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:
"يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ، يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَ يُصَلِّيْ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّيْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، وَأَدْخَلْتُهُ

Marfat.com

الْجَنَّةَ" (رواہ النسائی بسند صحیح)

عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا کہ "تیرے ربّ کو بکریوں کا وُہ چرواہا پسند آتا ہے، جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اِس بندے کو دیکھو، یہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے۔ مَیں نے اپنے اِس بندے کو بخش دیا اور اسے جنّت میں داخل کر دیا۔"

(بحوالہ نسائی صحیح سند کے ساتھ)

حدیث ۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثًا، غَيْرُ تَمَامٍ! فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ

Marfat.com

إِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْإِمَامِ؛ فَقَالَ: إِقْرَأْ
بِهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:
قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ
نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. فَإِذَا
قَالَ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ
وَإِذَا قَالَ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَثْنٰى عَلَيَّ
عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: (مَالِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ) قَالَ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ،
وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِيْ. فَإِذَا
قَالَ: (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ) قَالَ، هٰذَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ
فَإِذَا قَالَ: (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

Marfat.com

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ " رواه مسلم (وكذلك مالك و الترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة)

اَبُوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس نے نماز ادا کی اور اُس میں سُورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے ناکمل ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔
اَبُوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو فرمایا: بایں صورت (سُورۃ فاتحہ) اپنے دِل میں پڑھ لیا کرو۔ مَیں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مَیں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصّوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرے بندے کو وُہی کچھ مِلے گا، جس کا اس نے سوال

Marfat.com

کیا، جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے، تو اللہ عزّوجلّ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے، تو اللہ عزّوجلّ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب بندہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا اور جب بندہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے، تو اللہ کریم فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے مابین ہے۔ اور میرے بندے کو وہی کچھ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا، اور جب بندہ کہتا ہے ، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے جسکا اس نے سوال کیا۔

(بحوالہ مسلم، موطا امام مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث ۹

عَنْ أَبِىْ هُـرَيْـرَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"إِنَّ أَوَّلَ مَـا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَـةِ مِنْ عَمَـلِهِ صَـلَاتُهُ فَإِنْ صَـلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَـتِهِ شَيْئٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ : اُنْظُـرُوْا هَـلْ لِعَبْدِىْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَـائِرُ عَمَلِهِ عَلىٰ ذٰلِكَ ـ

رواه الترمذی (وکذلك أبوداؤد والنسائی وابن ماجه واحمد)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روزِ قیامت بندے کے عمل میں سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائیگا، تو وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب ہوگیا، اگر وہ خراب نکلی تو وہ خائب وخاسر ہوا، اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی رہ گئی، تو ربّ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو میرے بندے کی کوئی نفلی عبادت ہے؟ تو اس نفلی عبادت کے ذریعے اِس نقص کی تکمیل کی جائے گی، جو فرائض میں باقی رہ گیا ہو، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

(بحوالہ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند امام احمد)

حدیث (۱۰)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَأَكْلَهٗ وَشُرْبَهٗ مِنْ أَجْلِيْ،

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ"

رواه البخاری روکذلك مسلم ومالك والترمذی والنسائی وابن ماجہ

ابُوہُریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتے ہیں، روزہ میرے لیے ہے اور مَیں اس کی جزاء دُوں گا، وُہ فقط میرے لیے اپنی خواہش، کھانا، پینا، چھوڑتا ہے، روزہ ڈھال ہے، روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خُوشی اُس وقت ہوتی ہے جب وُہ روزہ افطار کرتا ہے اور دُوسری خوشی اُس وقت ہوگی جب وُہ اپنے ربّ سے مِلے گا۔ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خُوشبو سے بہتر ہے۔

(بحوالہ بُخاری مُسلم مؤطا امام مالک ترمذی نسائی ابن ماجہ)

حدیث (۱۱)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"قَالَ اللّٰهُ: أَنْفِقْ یَا ابْنَ آدَمَ، أُنْفِقْ عَلَیْكَ" (رواہ البخاري وكذالك مسلم)

ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تُو خرچ کر! مَیں تجھ پر خرچ کرُوں گا۔ (بحوالہ بخاری، مسلم)

حدیث (۱۲)

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

"حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ

Marfat.com

قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ
وَكَانَ مُوسِرًا ، فَكَانَ يَأْمُرُ
غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ .
قَالَ ، قَالَ اللهُ ؛ نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ
مِنْكَ . تَجَاوَزُوا عَنْهُ ».

رواہ مسلم (وکذلك البخاری والنسائی)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا، اس کی کوئی نیکی موجود نہ تھی، سوائے اس کے کہ وہ مالدار تھا۔ اور لوگوں سے اچھا سلوک کرتا اور وہ اپنے خدام کو حکم دیتا کہ تنگدست سے درگذر کیا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ہم ایسا سلوک کرنے میں تجھ سے زیادہ حق رکھتے ہیں، فرشتو! اسے معاف کردو

(بحوالہ مسلم، بخاری، نسائی)

حدیث (۱۳)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يَقُوْلُ:
"كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَهُ
رَجُلَانِ ؛ أَحَدُهُمَا يَشْكُوْالْعَيْلَةَ
وَالْآخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : أَمَّا قَطْعُ
السَّبِيْلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكَ إِلَّا
قَلِيْلٌ، حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ إِلَى مَكَّةَ
بِغَيْرِ خَفِيْرٍ . وَأَمَّا الْعَيْلَةُ، فَإِنَّ
السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ
أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ ، لَا يَجِدُ
مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ . ثُمَّ لَيَقِفَنَّ
أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ، لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَاتَرْجُمَانٌ

يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالاً؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولاً؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى. فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ، وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

(رواہ البخاری)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، تو دو شخص آپ کے پاس آئے، ایک غربت و افلاس کی شکایت کر رہا تھا اور دوسرا راستے میں چوری وغیرہ کا شکوہ کر رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک راستے میں چوری کا تعلّق ہے، یہ تو تیرے ساتھ بہت کم ہی پیش آئیگا، یہاں تک کہ مکّہ معظّمہ کیطرف قافلہ بغیر کسی

Marfat.com

نگہبان کے نکلا کرے گا اور جہاں تک غربت و افلاس کا تعلق ہے
اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم میں سے
ایک اپنا صدقہ و زکوٰۃ لے کر چکر لگائے گا اور کسی ایسے شخص کو
نہ پائے گا، جو اسے قبول کرے۔ پھر تم میں سے ایک اللہ تعالیٰ
کے سامنے کھڑا ہوگا، اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی
پردہ نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی ترجمان ہوگا، جو اس کی ترجمانی کرے
پھر اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ کیا تجھے مال نہیں دیا تھا؟
وُہ عرض کرے گا، کیوں نہیں! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا
تیری طرف رسُول نہیں بھیجا تھا؟ عرض کرے گا یقیناً! پھر وُہ
اپنی دائیں طرف دیکھے گا، جہنّم کے سوا اُسے کچھ دکھائی نہ دیگا
پھر وُہ اپنی بائیں طرف دیکھے گا اور جہنّم کے سوا اُسے کچھ
دکھائی نہ دے گا۔ ضروری ہے کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے
آپ کو جہنّم سے بچائے، خواہ کھجور کی ایک قاش کے ساتھ ہو
اور اگر کھجور نہ پائے تو عمدہ بات کے ساتھ۔

(بحوالہ بخاری)

Marfat.com

حدیث (۱۴)

عَنْ أَبِیْ هُـرَیْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

”إِنَّ لِلّٰهِ تَبارَکَ وَتعَالٰی مَلاَئِکَةً سَیَّارَةً فُضُلاً ، یَبْتَغُوْنَ مجَالِسَ الذِّکْرِ. فَإِذَا وَجَدُوْا مجْلِسًا فِیْهِ ذِکْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ ، حَتّٰی یَمْلَأُوا مَابَیْنَهُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا ، فَإِذَا انْصَرَفُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَی السَّمَآءِ . قَالَ : فَیَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ ، عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ : مِنْ أَیْنَ جِئْتُمْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِی الْأَرْضِ ، یُسَبِّحُوْنَكَ وَیُکَبِّرُوْنَكَ

Marfat.com

وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ
قَالَ: وَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ
جَنَّتَكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟
قَالُوا: لَا، أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ
قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوا: مِنْ
نَارِكَ يَا رَبِّ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ؟
قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ!
قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ:
قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَأَعْطَيْتُهُمْ
مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا
قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ،
عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ
مَعَهُمْ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ
هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ".

رواه مسلم (وكذلك البخاري والترمذي والنسائي)

ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

"بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے وافر مقدار میں سیّاح فرشتے ہیں وہ ذکرِ الٰہی کی محفلیں تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی محفل کو پا لیتے ہیں جس میں (اللہ کا) ذکر ہو رہا ہو، وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان میں سے بعض، بعض کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے اور آسمانِ دنیا کے درمیانی خلاء کو بھر دیتے ہیں۔

جب وہ پلٹتے ہیں اور آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ عزوجل اُن سے پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے، حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے بارے میں خوب اچھی طرح جانتے ہیں، تو وہ جواباً کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو زمین میں آباد ہیں، وہ تیری تسبیح اور کبریائی بیان کرتے ہیں تیری الوہیت کا اقرار کرتے ہیں۔ تیری حمد و ثناء کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

Marfat.com

کہ وُہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انھوں نے میری جنّت کو دیکھا؟ عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! نہیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر وُہ میری جنّت کو دیکھ لیں، تو انکی کیفیّت کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، وُہ تیرے حضور پناہ بھی طلب کرتے ہیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وُہ میرے حضور کِس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: پروردگار، تیری جہنّم سے۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرماتے ہیں کہ کیا انھوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ نہیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر وُہ میری جہنّم کو دیکھ لیں، تو ان کی کیا حالت ہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وُہ آپ سے مغفرت بھی طلب کرتے ہیں۔ رسُول اللہ ﷺ نے بتایا کہ: اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں کہ مَیں نے انھیں بخش دیا اور مَیں نے انھیں وُہ کچھ دے دیا جس کا انھوں نے سوال کیا، اور مَیں نے انھیں پناہ دی، جس چیز سے انھوں نے پناہ طلب کی۔ رسُول اللہ ﷺ نے بتایا کہ فرشتوں نے کہا، یارب! ان میں فلاں خطاکار شخص

Marfat.com

بھی ہے، وہ تو صرف وہاں سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں، میں نے اسے بھی بخش دیا۔ یہ ایسی قوم ہے کہ ان کا یہ ہم نشین بھی محروم نہیں رہے گا۔

(بحوالہ مسلم، بخاری، ترمذی، نسائی)

حدیث ۱۵

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

" یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِیْ، وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ، ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَ إِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَإٍ، ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَإٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ إِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَیْهِ بَاعًا. وَ

Marfat.com

إِنْ أَتَانِي يَمْشِي ، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"

رواه البخاری (وکذلک مسلم والترمذی وابن ماجه)

ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں: مَیں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہُوں، جب وُہ مجھے یاد کرتا ہے، تو مَیں اُس کے ساتھ ہوتا ہُوں۔ اگر وُہ مجھے اپنے دِل میں یاد کرے، تو میں اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہُوں۔ اگر وُہ جماعت میں یاد کرے، تو مَیں اُسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہُوں، جو ان سے بہتر ہے۔ اگر وُہ ایک بالِشت میرے قریب آئے تو مَیں ایک ہاتھ اُس کے قریب آتا ہُوں۔ اگر وُہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو مَیں دو ہاتھ اُس کے قریب آتا ہُوں۔ اگر وُہ میرے پاس چلتا ہوا آئے تو مَیں اس کے پاس دَوڑ کر آتا ہُوں۔

(بحوالہ بُخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث (١٦)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ:

"إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً" (رواه البخاری ومسلم)

Marfat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے مروی ہے۔
نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے حوالے سے روایت فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ لیں پھر اُس کی وضاحت فرمادی، جس نے ایک نیکی کا ارادہ کیا اور اسے سرانجام نہ دیا، اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ لیا۔ اگر اُس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اُسے سرانجام بھی دے دیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ہاں دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ کئی گنا تک لکھ لیتے ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اسے انجام نہ دیا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھتے ہیں، اگر اُس نے برائی کا ارادہ کیا اور اُسے انجام بھی دے دیا، تو اللہ تعالیٰ اُسے ایک برائی ہی لکھتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری، مسلم)

حدیث ۱۷

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ

عَزَّ وَجَلَّ ، أَنَّهُ قَالَ :

" يَا عِبَادِي : إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَىٰ نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا.

يَا عِبَادِي : كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ . يَا عِبَادِي : كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمُكُمْ . يَا عِبَادِي : كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ . يَا عِبَادِي : إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ .

يَا عِبَادِي : إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي.

Marfat.com

يَا عِبَادِىْ ، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ
وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى
أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ،
مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا. يَا
عِبَادِىْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ
وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى
أَفْجَرِ قَلْبِ، رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِى
شَيْئًا. يَا عِبَادِىْ ، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ
وَ آخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ
قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُوْنِيْ.
فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهٗ
مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِىْ إِلَّا
كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ
الْبَحْرَ. يَا عِبَادِىْ ، إِنَّمَا هِيَ
أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ، ثُمَّ

أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا
فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ
ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ"

رواہ مسلم؛ (وکذا لک الترمذی و ابن ماجہ)

اَبُوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور آپ اپنے ربّ تعالےٰ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا؛

میرے بندو! مَیں نے اپنے اُوپر ظلم کو حرام قرار دے دیا ہے اور اُسے تمھارے مابین بھی حرام قرار دے دیا ہے لہٰذا آپس میں ایک دُوسرے پر ظلم نہ کرنا۔

میرے بندو! تُم سب گمراہ ہو، مگر جسے مَیں ہدایت دے دُوں، لہٰذا تُم مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو، مَیں تمھیں ہدایت دُوں گا۔

میرے بندو! تُم سب بھُوکے ہو، مگر جسے مَیں کھِلا دُوں لہٰذا تُم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو، مَیں تمھیں کھانا کھِلاؤں گا۔

میرے بندو! تُم سب برہنہ ہو، مگر جسے میں کپڑے

Marfat.com

پہنادوں، تم مجھ سے کپڑے طلب کرو، میں تمھیں کپڑے پہناؤنگا

میرے بندو! تم سب رات دِن خطا کرتے ہو اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمھیں بخش دُونگا۔

میرے بندو! تم میرے نقصان کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان دے سکو اور نہ ہی قطعاً تم میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔

میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنّ تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار شخص جیسے ہو جائیں، تو اس سے میری حکومت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔

میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنّ ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق دے دُوں، تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، مگر اسی قدر جیسا کہ سوئی پانی کو کم کر دیتی ہے، جب اُسے سمندر میں داخل کیا جاتا ہے۔

میرے بندو! یہ تمھارے اعمال میں تمھارے لیے ہی شمار

Marfat.com

کرتا ہوں، پھر میں تمھیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا، پس جو کوئی بھلائی پائے، تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کرے۔ اگر کوئی اس کے علاوہ صورت پاتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(بحوالہ مسلم، ترمذی، ابن ماجۃ)

حدیث ۱۸

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

"إِنَّ اللهَ، عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ إِنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ. يَا ابْنَ آدَمَ: اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ

Marfat.com

تُطْعِمْنِيْ ، قَالَ : يَارَبِّ ، وَكَيْفَ
أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ؟
قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اِسْتَطْعَمَكَ
عَبْدِيْ فُلَانٌ ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ أَمَا
عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ
ذٰلِكَ عِنْدِيْ . يَاابْنَ آدَمَ : اِسْتَسْقَيْتُكَ
فَلَمْ تَسْقِنِيْ ، قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ
أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ؟
قَالَ ، اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ
فَلَمْ تَسْقِهِ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْسَقَيْتَهُ
لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ " (رواہ مسلم)

ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ :
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے ، اے ابنِ آدم ! میں
بیمار ہوا . تو نے میری تیمارداری نہ کی ، وہ عرض کرے گا ، یارب !

Marfat.com

تیری عیادت میں کیسے کرتا، تُو تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے!
اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا اور تُو نے اس کی تیمارداری نہ کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تُو اس کی تیمارداری کرتا، تو یقیناً تُو مجھے اس کے پاس پاتا۔

اے ابنِ آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تُو نے مجھے نہ کھلایا، عرض کرے گا، یاربّ! مَیں کیسے تجھے کھلاتا، تُو تو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تجھے معلوم نہیں، کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا اور تُو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں، اگر تُو اُسے کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔

اے ابنِ آدم! مَیں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور تُو نے مجھے پانی نہ پلایا، عرض کرے گا، یارب! مَیں تجھے پانی کیسے پلاتا تُو تو سب جہانوں کا پروردگار ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا اور تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ اگر تُو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے

Marfat.com

پاس پاتا۔ (بحوالہ مسلم)

حدیث (۱۹)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

" قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ، اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَآئِیْ ، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِیْ ، فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا ، قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ"

رواہ ابوداود (وکذلك ابن ماجه واحمد) باسانید صحیحه

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ؛ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا اِزار ہے، جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینا، میں نے اُسے جہنم میں پھینک دیا۔

(بحوالہ ، ابوداود ، ابن ماجہ ، احمد صحیح اسناد کے ساتھ)

Marfat.com

حدیث (۲۰)

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

" تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْإِثْنَیْنِ وَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا، إِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهُ وَ بَیْنَ أَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ : أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ، حَتّٰی یَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ، حَتّٰی یَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ، حَتّٰی یَصْطَلِحَا."

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جنّت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے

Marfat.com

جاتے ہیں اور پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے، جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا۔ سوائے اس شخص کے کہ اُس کے اور اُس کے بھائی کے مابین دشمنی ہو۔ کہا جائیگا اِن دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ دونوں صلح کرلیں۔ اِن دونوں کو مُہلت دو، یہاں تک کہ دونوں صُلح کرلیں۔ اِن دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں آپس میں صُلح کرلیں۔

بحوالہ مُسلم، مؤطا امام مالک، ابُوداوٗد۔

حدیث (۲۱)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

"قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ : رَجُلٌ أَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ إِسْتَأْجَرَ أَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ

Marfat.com

وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ "

رواه البخاری (وکذلك ابن ماجه واحمد)

اُبُوھُریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تین ایسے شخص ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا مخالف ہوں گا. ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر کوئی عہد کیا اور پھر اُسے توڑ دیا۔ اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی اور ایک وہ شخص جس نے کسی شخص کو مزدوری پہ رکھا، اس سے کام تو پورا لیا، لیکن، اسے اس کی مزدوری نہ دی

بحوالہ بخاری، ابن ماجہ، احمد

حدیث (۲۲)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

Marfat.com

"لَا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرَاللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: فَإِيَّايَ كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى"

(رواہ ابن ماجہ بسند صحیح)

ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ جانے، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی اپنے آپ کو کیسے حقیر جانے گا۔ فرمایا: ایک شخص اللہ تعالیٰ کے کسی امر کی خلاف ورزی دیکھتا ہے، پھر اس کے بارے میں کچھ کہتا نہیں ہے، تو

Marfat.com

اللہ عزّوجلّ قیامت کے روز اس سے پوچھیں گے کہ فلاں فلاں معاملہ میں کوئی بات کہنے سے تجھے کس چیز نے روکا۔ وہ کہے گا لوگوں کے ڈرنے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میں زیادہ حق رکھتا تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔ (بحوالہ ابن ماجہ صحیح سند کے ساتھ)

حدیث ۲۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

"إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ! اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ" رواه البخاری (وکذلك مالك)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دِن ارشاد فرمائیں گے کہ:

Marfat.com

آپس میں ایک دُوسرے سے محبّت کرنے والے کہاں ہیں ؟ مجھے اپنے جلال کی قسم ! آج مَیں اُنھیں اپنے سائے میں جگہ دُوں گا، جب کہ اِس دِن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (بحوالہ بخاری، مؤطا امام مالک)

حدیث ۲۴

عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

"إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ. قَالَ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ. قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا، دَعَا جِبْرِيْلَ،

Marfat.com

فَيَقُوْلُ : إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ، ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَآءِ ، إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا ، فَأَبْغِضُوْهُ . قَالَ : فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ"

رواہ مسلم (وکذلک البخاری ومالک والترمذی)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ؛

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں ؛ میں فلاں بندے سے محبّت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبّت کرو ، تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبّت کرتے ہیں پھر آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبّت کرتا ہے ۔ تم بھی اس سے محبّت کرو تو آسمان والے اس سے محبّت کرتے ہیں ۔ پھر اس کی مقبولیّت زمین میں پھیلا دی جاتی ہے ۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتے ہیں، تو جبریل علیہ السّلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے ناراض ہوں، تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ، تو جبرائیل علیہ السّلام اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فلاں بندے سے ناراض ہیں، تم بھی اس ناراض ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ سب آسمان والے اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر یہ ناراضگی زمین میں پھیلا دی جاتی ہے۔ (بحوالہ مسلم، بخاری، مؤطا امام مالک)

حدیث (۲۵)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ مَنْ عَادَى لِیْ وَلِیًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ

وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ
بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ
كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ ، وَ
بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ ، وَيَدَهُ الَّتِي
يَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي
بِهَا ، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ ، وَلَئِنِ
اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ . وَمَا تَرَدَّدْتُ
عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ
نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ
وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ "

(رواہ البخاری)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے؛
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ؛
اللہ عزّوجل نے ارشاد فرمایا، جس نے میرے ولی سے
دشمنی کی، میرا اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے، میرا بندہ میرے

Marfat.com

قریب نہیں آتا، کسی ایسی چیز کے ساتھ، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، بجز اس کے جو میں نے اس پر فرض کیا، میرا بندہ لگاتار نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے پسند کرتا ہوں اور جب میں اسے پسند کر لیتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں لازماً اسے دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں یقیناً اسے پناہ دیتا ہوں، میں اگر کوئی کام کرنے پر آجاؤں تو کسی چیز سے تردد نہیں کرتا، بجز میرے اس تردد کے جو مجھے اپنے اس بندے کی جان لینے کے وقت ہوتا ہے، جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کا دل دکھانا پسند نہیں کرتا۔ بحوالہ بخاری

حدیث (۲۶)

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ

Marfat.com

ﷺ قَالَ :

" قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ، خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُوحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ. ثُمَّ نَفَضَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتْ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تُرَاثُهُ "

رواه الترمذی روکذلک أحمد وابن ماجه)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے اولیاء

سے زیادہ میرے نزدیک قابلِ رشک وُہ مؤمن ہے، جس کے پاس مال وعیال کم ہو اور نماز کا وافر حصّہ ہو۔ اپنے ربّ کی اچّھے انداز سے عبادت کرے اَور اس کی خُفیہ اطاعت کرے، لوگوں میں وہ گمنام ہو، اس کی طرف اُنگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو اور اس کا رزق بھی گزارے کے مُطابق ہو۔ اور وُہ اُس پر صبر کرے۔ پھر رسُول اللہ ﷺ نے اَپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا، اور فرمایا، اس کی موت جلدی آگئی، اس کے رونے والے کم تھے اور اس کی وراثت بھی کم تھی۔

بحوالہ ترمذی، مُسند امام احمد، ابن ماجہ، اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۲۷)

عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ،
سَأَلْنَا۔ أَوْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ (أَيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ،
"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ

رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ » قَالَ : أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ :

« أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ : هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئاً ؟ قَالُوا : أَيُّ شَيْءٍ نَشْتَهِي ، وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا ؟ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا ، قَالُوا : يَارَبِّ ، نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا ، حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى . فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا » رواه مسلم رو

Marfat.com

کذلک الترمذی والنسائی وابن ماجه)

مسروق کے حوالے سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے سوال کیا۔ یا میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○

(یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ہیں، انھیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وُہ زندہ ہیں۔ انھیں اپنے ربّ کے ہاں رزق دیا جاتا ہے۔)

فرماتے ہیں: جب ہم نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ان کی رُوحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہونگی، ان کیلئے عرش کے ساتھ قندیل لٹکائے ہونگے، جنّت میں وُہ جہاں چاہیں گی چلینگی، پھر ان قندیلوں میں پناہ لیں گی، اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی طرف دیکھیں گے اور ارشاد فرمائیں گے، کیا تُم کچھ اور چاہتے

ہو؟ تو وُہ عرض کریں گے، ہم اور کیا چاہیں، ہم جنّت میں جہاں بھی چاہتے ہیں پھرتے ہیں (اللہ تعالیٰ) یہ سوال ان سے تین مرتبہ کریں گے، جب وُہ دیکھیں گے کہ اُنھیں ہرگز نہیں چھوڑا جائے گا۔ تاوقتیکہ وُہ کچھ مانگیں — عرض کریں گے، پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری رُوحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے، تاکہ ہمیں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جائے۔ جب اللہ تعالےٰ دیکھیں گے کہ انھیں کوئی اور ضرورت نہیں تو اُنھیں چھوڑ دیا جائے گا۔ (بحوالہ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حدیث (۲۸)

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ ، قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

رَجُلٌ ، بِهٖ جُرْحٌ ، فَجَزِعَ ، فَأَخَذَ

سِكِّيْنًا ، فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ ، فَمَا

رَقَأَ الدَّمُ ، حَتّٰى مَاتَ ، قَالَ اللهُ

تَعَالیٰ : بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ، حَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ " رواہ البخاری

جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تُم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اُسے زخم لاحق ہُوا تو وُہ گھبرا گیا، اُس نے ایک چھُری لی اور اُس سے اپنا ہاتھ کاٹ دِیا، خُون بند نہ ہُوا، یہاں تک کہ وُہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنی جان کے خاتمے کے لیے مجھ سے سبقت کی، مَیں نے اس پر جنّت حرام قرار دے دی۔

(بحوالہ بُخاری)

حدیث ۲۹

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ، مَا لِعَبْدِیْ

المُؤمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ ، إِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا ، ثُمَّ احْتَسَبَهٗ ، إِلَّا الْجَنَّةُ »

رواہ البخاری

ابُوہُریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے. رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ؛

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ ؛ میرے پاس اپنے اس مؤمن بندے کے لیے جنّت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جبکہ میں دنیا میں سے کوئی اس کی محبوب چیز قبضے میں لیتا ہوں اور یہ اس پر صبر کرتا ہے۔ (بحوالہ بخاری)

حدیث (۳۰)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

"قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ، إِذَا أَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ، أَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ،

Marfat.com

وَ إِذَا كَرِهَ لِقَائِى، كَرِهْتُ لِقَاءَهُ" رواه البخاري ومالك

وفى رواية لمسلم، توضح معنى الحديث

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ، أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ! أَكَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ، فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ، وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ"

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:

رسُول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ؛

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ، جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے ، تو میں بھی اُس سے مُلاقات پسند کرتا ہوں اور جب وُہ مجھ سے مُلاقات ناپسند کرتا ہے ، تو میں بھی اس سے مُلاقات ناپسند کرتا ہوں ۔ بحوالہ بُخاری و مؤطا امام مالک

مُسلم کی یہ رَوایت حدیث کے معنے وَاضح کرتی ہے ؛

حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ، رسُول خُدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ، جو اللہ تعالیٰ سے مُلاقات پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند کرتا ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ سے مُلاقات ناپسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے مُلاقات ناپسند کرتا ہے ۔

مَیں نے عرض کی ، اے اللہ کے نبی ! کیا اس سے موت کی ناپسندیدگی مُراد ہے ، ہم تو سب اِسے ناپسند گردانتے ہیں ۔

آپ ﷺ نے فرمایا ؛ ایسے نہیں ، مومن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت ، اس کی رَضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وُہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جب کافر کو اللہ تعالےٰ کے عذاب اور اس کی

کی نوید سُنائی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مُلاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔

حدیث (۳۱)

عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَ

"أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَ اللهُ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ، وَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِىْ يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّى قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَ أَحْبَطْتُ عَمَلَكَ" أَوْكَمَا قَالَ: (رواہ مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ بخُدا!! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

Marfat.com

کون میرے متعلق قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے فلاں شخص کو بخش دیا اور تیرا عمل ضائع کر دیا۔ یا جیسا بھی آپ نے فرمایا۔

بحوالہ مسلم

حدیث (۳۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلىٰ نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصىٰ بَنِيْهِ، فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُوْنِيْ، ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ، ثُمَّ ذَرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبُنِيْ عَذَابًا، مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهِ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّيْ مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلىٰ مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ:

خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ ، أَوْ مَخَافَتُكَ .

فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ "

رواہ مسلم (وکذلک البخاری والنسائی وابن ماجہ)

ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ایک شخص نے اپنے اُوپر بہت زیادتی کی، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیّت کی اور کہا: جب مَیں مَر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر سمندر میں پھینک دینا، خُدا کی قسم! اگر میرے رَبّ نے مجھ پر قابُو پا لیا، تو اِتنا عَذاب دے گا کہ کِسی کو بھی اِتنا عذاب نہیں دیا ہو گا۔ لہٰذا اُس کے بیٹوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اللہ کریم نے زمین کو حکم دیا کہ جو تُو نے پکڑا ہے اُسے اَدا کر۔ تو وُہ اَچانک اُٹھ کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا کہ جو کُچھ تُو نے کیا ہے، ایسا کرنے پر کِس چیز نے تجھے انگیخت کیا۔ اُس نے عرض کیا: یارب! تیرے ڈر نے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُسے

Marfat.com

بخش دیا۔ (بحوالہ مسلم بخاری نسائی ابن ماجہ)

حدیث (۳۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَ جَلَّ، قَالَ:

" أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهٗ رَبًّا، یَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَیَأْخُذُ بِهٖ. ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: عَبْدِیْ أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَعَلِمَ أَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَیَأْخُذُ بِهٖ. ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَیْ رَبِّ. اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی:——

Marfat.com

أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا، يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ إِعْمَلْ مَا شِئْتَ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ»

رواه مسلم (وكذلك البخاري)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ تعالیٰ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بندہ نے گناہ کا ارتکاب کیا اور کہا۔ الٰہی! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اس کے علم میں ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے، جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کا ارتکاب کیا اور کہا یارب! میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اُس کے علم میں ہے کہ اُس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے۔ اور پھر اس نے سہ بارہ گناہ کا ارتکاب کیا اور کہا: اے

Marfat.com

میرے رَبّ! میرا گناہ بخش دے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا، اسے معلوم ہے کہ اس کا ایک رَبّ ہے، جو گناہ بخش دیتا ہے اور گناہ کی بنا پر پکڑ بھی کرتا ہے۔ لہٰذا اب جو چاہے کر، میں نے تجھے بخش دیا۔ (بحوالہ مُسلم، بُخاری)

حدیث (۳۴)

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:

"قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَ رَجَوْتَنِيْ. غَفَرْتُ لَكَ عَلىٰ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ: لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ. يَا ابْنَ آدَمَ: إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ

Marfat.com

لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً "

رواه الترمذي (وكذلك احمد) وسنده حسن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابنِ آدم! تو نے جس قدر مجھے پکارا اور مجھ سے امید کی، میں نے جو بھی تجھ سے جرم سرزد ہوا بخش دیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں۔

اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے، پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اس کے برابر تجھے مغفرت عطا کردوں گا۔

(بحوالہ ترمذی، مسند امام احمد، اس کی سند حسن ہے)

Marfat.com

حدیث (۳۵)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

"یَتَنَزَّلُ رَبُّنَا، تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ، کُلَّ لَیْلَةٍ إِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا ، حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرُ ، فَیَقُوْلُ : مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِیْبَ لَهٗ ؟ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَأُعْطِیَهٗ ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَأَغْفِرَلَهٗ ؟ "

رواه البخاری (وکذلك مسلم ومالك والترمذي وابوداؤد) وفی روایة لمسلم زیادة :

"فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْئَ الْفَجْرُ"

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمارا ربّ تبارک وتعالیٰ ہر

Marfat.com

رات آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے، جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی دُعا کو قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (بحوالہ بخاری، مسلم، مالک، ترمذی، ابوداؤد)

مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: لگاتار اسی طرح اعلان ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

حدیث (۳۶)

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوالنَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَآئِكَتَهٗ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَآءَ كُلِّ

Marfat.com

شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ، فَيَسْتَحْيِي. إِئْتُوْا نُوْحًا؛ فَإِنَّهٗ أَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَالَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ. فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ: إِئْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ إِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. فَيَأْتُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَبِّهٖ فَيَقُوْلُ: إِئْتُوْا عِيْسٰى، عَبْدَاللّٰهِ وَ رَسُوْلَهٗ، وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَ رُوْحَهٗ. فَيَأْتُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ

هُنَاكُمْ، إِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَاللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونَنِي، فَأَنْطَلِقُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللهُ، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّلِيْ حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّيْ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّلِيْ حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُوْلُ: مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ، وَ

وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ "

رواه البخاری (وکذلك مسلم والترمذي وابن ماجه

وفی روایة أخری للبخاری زیادة هي:

" قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً۔ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:

نبیِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دِن مؤمن اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کے حضور سفارش طلب کریں، تو وہ حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ لوگوں

Marfat.com

کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے، لہٰذا ہمارے لیے اپنے ربّ کے ہاں سفارش کیجیے کہ وُہ ہمیں اس جگہ میں راحت عطا فرمائے، تو آدم علیہ السّلام فرمائیں گے کہ مَیں اِس پوزیشن میں نہیں کہ تمھارے کام آسکوں، وُہ اپنی لغزش کا ذِکر کریں گے اور شرمائیں گے۔ اور کہیں گے کہ تم نوحؑ علیہ السّلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وُہ پہلے رسُول ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہالیانِ زمین کی طرف بھیجا، لوگ ان کے پاس آئیں گے، تو وُہ فرمائیں گے، مَیں اِس پوزیشن میں نہیں کہ تمھارے کام آسکوں، وُہ اپنے اُس سوال کو یاد کریں گے، جو اُنھوں نے اپنے ربّ سے کیا، جس کا انھیں کوئی علم نہ تھا[۱]؛ تو وُہ شرمائیں گے

---

[۱] جس سوال کی طرف حدیث میں اشارہ کیا گیا اس کا تذکرہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت میں کیا گیا ہے
وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ۔ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ۔ (ہود ۴۵، ۴۶)
ترجمہ: "اور نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے (تو اُس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوحؑ!! وُہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، کیونکہ اُسکا عمل درُست نہیں ہے ـــ تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں

اور کہیں گے کہ تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ تو لوگ ان کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے کہ میں اِس پوزیشن میں نہیں کہ تمھارے کام آسکوں۔ تم موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندہ خدا ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سے گفتگو فرمائی، اور انھیں تورات دی، تو ان کے پاس لوگ آئیں گے، تو وُہ فرمائیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں کہ تمھارے کام آسکوں، وُہ اس شخص کے قتل کو یاد کریں گے جو بغیر کسی خون کے بدلے ان سے قتل ہو گیا تھا، تو وُہ اپنے ربّ سے شرمائیں گے اور فرمائینگے کہ تم عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اسکے رسُول، کلمۃ اللہ اور رُوح اللہ ہیں۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وُہ فرمائیں گے کہ میں اِس پوزیشن میں نہیں کہ تمھارے کچھ کام آسکوں، تم محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وُہ ایسے بندۂ خدا ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے، تو سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں اپنے ربّ سے اجازت طلب کروں گا، تو مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے

Marfat.com

ربّ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ چاہے گا، مجھے سجدہ کی حالت میں رہنے دیگا، پھر مجھے کہا جائیگا کہ اپنا سر اٹھاؤ، مانگو تمھیں دیا جائیگا، کہو بات سُنی جائیگی، سفارش کرو، تو وہ قبول کیجائیگی، تو میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا، تو میں اس کی حمد بیان کرونگا ان کلمات کے ساتھ جو اس نے مجھے سکھلائے، پھر میں سفارش کروں گا، تو اللہ تعالےٰ میرے لیے ایک حد مقرر فرمادیں گے، انھیں میں جنّت میں داخل کرادوں گا، پھر میں اس کی طرف لوٹوں گا اور اپنے ربّ کو دیکھتے ہی پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو اللہ تعالےٰ میرے لیے ایک حد مقرّر فرمادیں گے، پھر میں تیسری مرتبہ واپس لوٹوں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا، پھر میں یہ کہوں گا، اب جہنّم میں کوئی نہیں رہا، سوائے اس کے جسے قرآن نے روکا ہوا ور اس پر جہنّم ہمیشہ کے لیے واجب ہوگئی۔ بحوالہ، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جہنم سے ہر وہ شخص نکل

جائے گا جِس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا اور اس کے دل میں جَو برابر نیکی ہُوئی، پھر جہنّم سے وُہ شخص نِکلے گا، جِس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا اور اس کے دِل میں گندم کے دانے برابر نیکی ہُوئی۔ پھر جہنّم سے وہ نکلے گا، جِس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرّہ برابر نیکی ہُوئی۔

حدیث (۳۷)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

" قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِی الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْیُنٍ "

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه)

ابُوہُریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛ مَیں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وُہ کچُھ تیّار کر رکھا ہے، جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سُنا اور نہ کسی اِنسان کے دل پر اس کا خیال گزرا اگر تم چاہو تو یہ پڑھو؛ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِيَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ أَعۡيُنٍ (سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھُپا رکھّا ہے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا (سامان)

(بحوالہ بُخاری، مسلم، ترمذی ابن ماجہ)

حدیث (۳۸)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

"لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ، أَرْسَلَ جِبْرِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اُنْظُرْ إِلَيْهَا، وَ إِلَى مَا أَعْدَدْتُ

لِأَهْلِهَا فِيهَا. قَالَ: فَجَاءَهَا وَ
نَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَىٰ مَاأَعَدَّاللهُ لِأَهْلِهَا
فِيهَا. قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ. قَالَ:
فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ
إِلَّا دَخَلَهَا. فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ
بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا
فَانْظُرْ إِلَىٰ مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا
فِيهَا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا، فَإِذَا هِيَ
قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ
فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ
لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ: إِذْهَبْ
إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، وَإِلَىٰ مَا
أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. فَإِذَا هِيَ
يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ
إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ
بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا. فَأَمَرَ بِهَا

Marfat.com

فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهَا ، فَرَجَعَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ : وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا "

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح
(وكذلك ابو داؤد والنسائی)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے :
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
جب اللہ تعالیٰ نے جنّت اور جہنّم کو پیدا کیا، تو جبرائیل علیہ السّلام کو جنّت کی طرف بھیجا اور فرمایا : اس کی طرف اور جو میں نے اس میں رہنے والوں کے لیے تیّار کیا ہے ، دیکھو ! آپ نے فرمایا : جبرائیل علیہ السّلام جنّت میں آئے ، اسے اور اس میں رہنے والوں کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے دیکھا ، فرمایا کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آئے ۔ عرض کی ، تیری عزّت کی قسم ! جو بھی اس کے بارے میں سُنے گا ، وہ ضرور اس میں داخل ہو گا ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے مُشکلات و مصائب سے ڈھانپ دیا جائے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا، اس کی طرف دوبارہ جاؤ اور دیکھو، جو مَیں نے اس میں رہنے والوں کے لیے تیار کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وُہ اُس کی طرف واپس گئے، تو، وُہ مشکلات و مصائب سے ڈھانپی ہُوئی تھی، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹے اور عرض کی، تیری عزّت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ؛ اِس میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ جہنّم کی طرف جاؤ، اُسے اور اس میں رہنے والوں کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے اُسے دیکھو کہ اس کا ایک حِصّہ دُوسرے پر سوار ہے۔ جبرائیل علیہ السّلام اسے دیکھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا؛ تیری عزّت کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا کہ جو اس کے بارے میں سُنے اور پھر اس میں داخل ہو، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، تو اسے شہوات و خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا، فرمایا اس کی طرف دوبارہ جاؤ، وُہ اس کی طرف واپس گئے اور فرمایا؛ تیری عزّت کی قسم! کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکے گا، مگر آنکہ وُہ اس میں داخل ہو گا۔

بحوالہ ترمذی، انھوں نے کہا کہ یہ حدیث

حَسَن صحیح ہے اور اسی طرح ابوداؤد اور نسائی میں بھی یہ روایت مذکور ہے ۔

حدیث (۳۹)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

" احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ . فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ . وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ مَسَاكِيْنُهُمْ . فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا : اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ ، وَ إِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ ، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَ لِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا "

رواہ مسلم (وکذالک البخاری والترمذی)

اَبُوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ :

نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

جنّت اور جہنّم نے احتجاج کیا؛

جہنّم نے کہا؛ میرے اندر جابر اور متکبّر ہیں جنّت نے کہا، میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں کے مابین فیصلہ فرمادیا؛ جَنّت! تُو میری رحمت ہے، تیرے ساتھ جس پہ چاہوں گا، رحم کروں گا۔ اور جہنّم! تُو میرا عذاب ہے تیرے ساتھ جسے چاہوں گا، عذاب دوں گا۔ تم دونوں کو بھرنا مجھ پہ لازم ہے۔ (بحوالہ مُسلم، بُخاری، ترمذی)

حدیث ۴۰

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

" إِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِأَھْلِ الْجَنَّةِ ، یَا أَھْلَ الْجَنَّةِ . فَیَقُوْلُوْنَ : لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَ سَعْدَیْکَ ، وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ، ھَلْ رَضِیْتُمْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ :

Marfat.com

وَمَا لَنَا لَا نرْضٰى يَارَبِّ، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُوْلُ، أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا"

رواه البخاري (وكذلك مسلم والترمذي)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ؛ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

اللہ تعالیٰ جنّتیوں سے فرمائیں گے کہ اے اہل جنّت! تو وُہ عرض کریں گے، لبّیک وسعدیک ہمارے رب! اور بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا تم خوش ہو؟ تو، وُہ عرض کریں گے، پروردگار! ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے توہمیں وُہ کچھ دیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا اس سے بڑھ کر کوئی چیز دُوں ؟۔
تو وُہ عرض کریں گے ، خُدایا ! اس سے افضل کون سی چیز ہے ،
تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ، مَیں اپنی رضا کو تمھارے لیے مختص
کرتا ہُوں ، اس کے بعد مَیں تم پر کبھی ناراض نہیں ہُوں گا۔

(بحوالہ بُخاری مسلم ترمذی)

الحمد للہ بنعمتہ تتم الصالحات

محمود احمد
۲۰ نومبر ۱۹۸۳ء

Marfat.com

۴۰

أَحَادِيثِ قُدسیّہ

انتخاب

الدکتور عزّالدّین ابراہیم حفظہ اللہ

بی اے قاہرہ۔ پی ایچ ڈی لندن

کلچرل ایڈوائزر، صدرِ متحدہ عرب امارات

ترجمہ

محمود احمد غضنفر

مرکز الدّعوۃ الاسلامیّۃ

لاھور ○ پاکستان